بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبرا۔ آئین کیا ہوتا ہے؟ آئین کی اہمیت اور ضرورت پر مفصل نوٹ لکھیئے۔

جواب:

تعریف:

آئین کسی ریاست کا سب سے اعلیٰ اور برتر قانون ہوتا ہے۔ جو ریاست میں حکومت تنظیم، انتظامیہ اور عدلیہ کی تشکیل اور ان تینوں کے باہم تعلق کی وضاحت کرتا ہے۔

آئین کی ضرورت:

آئین کا سب سے اہم مقصد ایسا انتظامی ڈھانچہ مہیا کرنا ہوتا ہے، جس میں لوگ آزادانہ، تنظیم اور امن کے ساتھ خوشحال زندگی گزار سکیں۔

آئین کی اہمیت:

کسی بھی ریاست کے لیئے آئین کی ضرورت کو مندرجہ ذیل نکات سے واضح کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ **بنیادی اور اعلیٰ قانون:**

یہ کسی بھی ریاست کا سب سے بنیادی اور اعلیٰ قانون ہوتا ہے جسکی اہمیت وضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ **پاسداری اور وفاداری:**

معاشرے کے ہر فرد کے لیئے آئین کی پاسداری اور اس سے وفاداری لازمی ہے۔ ریاست کے تمام افراد آئین کے ماتحت ہوتے ہیں۔ آئین کیخلاف ورزی سنگین جرم سمجھی جاتی ہے۔

۳۔ **اختیارات کا تعین:**

آئین حکومت کے اختیارات کا تعین کرتا ہے حکومت کے ہر فرد کو آئین کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر فرائض انجام دینے ہوتے ہیں۔

۴۔ **مقاصد کا تعین:**

آئین ہی کی بدولت حکومت کے بنیادی مقاصد اور اوّلیت کا تعین ہوتا ہے۔ جبکہ آئین اداروں اور حکومت کی اجارہ داری کو بھی ختم کرتا ہے۔

۵۔ **حقوق کا تحفظ:**

آئین لوگوں کے حقوق کا بھی تحفظ کرتا ہے۔ آئین تمام افراد کو برابری کا درجہ دیتا ہے۔ یہ لوگوں کے جذبات اور احساسات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد پر تمام قوانین مرتب کیئے جاتے ہیں۔

۶۔ **پاکستان کا آئین:**

پاکستان چونکہ اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا لہذا اس کا آئین عوام کو اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق گزارنے کے تمام مواقع فراہم کرتا ہے۔

۷۔ **آئین کی غیر موجودگی:**

آئین کی غیر موجودگی کسی بھی ریاست میں انتشار اور بدانتظامی کا باعث ہوتی ہے۔

سوال نمبر۲۔ قراردادمقاصد کیا ہے؟ قرارداد مقاصد کے اہم نکات واضح کریں؟

جواب: قرارداد مقاصد:

قیام پاکستان کے بعد وقتی طور پر انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کو عبوری قانون کے طور پر رائج کیا گیا۔ لیکن چونکہ پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا اس لیئے ایک ایسے آئین کی ضرورت تھی جو اسلامی قوانین کے عین مطابق ہو اور قرآن وسنت کی تعلیمات کو پورا کرتا ہو۔

۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو قائداعظم کے اچانک انتقال کی وجہ سے آئین سازی کا ذمہ لیاقت علی خان کے کاندھوں پر آن پڑا جنہوں نے سردار عبدالرب نشتر اور شبیر احمد عثمانی کے ساتھ مل کر ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو قراردادِ مقاصد پیش کی۔

قرارداد مقاصد کی اہم دفعات:

قرارداد مقاصد کی اہم دفعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ حاکمیت اعلیٰ:

قرارداد مقاصد واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ حکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اختیارات کا استعمال اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر صرف قرآن وسنت کی روشنی میں کیا جائے۔

۲۔ اسلامی تصورات کی پاسداری:

جمہوریت، مساوات، معاشرتی انصاف اور آزادی کے تمام تصورات جو اسلام نے بیان کیئے ہیں ان پر عمل کیا جائے گا۔

۳۔ اسلامی طرزِ زندگی کا نفاذ:

مسلمانوں کو تمام ضروری مواقع فراہم کیئے جائیں گے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے اصولوں اور تعلیمات کے مطابق مرتب کریں۔

۴۔ اقلیتوں کا تحفظ:

اقلیتوں کے حقوق کی مکمل حفاظت کی جائے گی۔ تاکہ وہ لوگ اپنے مذاہب اور عقائد کے مطابق زندگیاں گزار سکیں۔

۵۔ وفاقی نظام حکومت:

ملک کا آئین وفاقی ہوگا۔ اور وفاقی اکائیوں کو آئین کی حدود کے اندر صوبائی خودمختاری حاصل ہوگی۔

۶۔ بنیادی حقوق:

قرارداد مقاصد میں اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ شہری کو بغیر کسی معاشرتی اور مذہبی تعصب کے بنیادی حقوق فراہم کیئے جائیں گے۔

۷۔ عدلیہ کی آزادی:

عدلیہ آزاد ہوگی اور تمام افراد کے بنیادی حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

۸۔ پس ماندہ علاقوں کی ترقی:

قرارداد مقاصد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیئے ضروری اقدامات کیئے جائیں گے اور انہیں ترقی یافتہ علاقوں کی صف میں کھڑا کرنے کی تمام کوششیں بروئے کار لائی جائیں گی۔

قرار دادِ مقاصد کی اہمیت:

قرار دادِ مقاصد پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۳ء تک تمام آئین قرار دادِ مقاصد کے بنیاد پر ہی بنائے گئے۔ اس کی بنیادی دفعات ان سارے مقاصد پر پورا اترتی ہیں جن کے حصول کے لیئے جدوجہد آزادی کی گئی۔ اسی قرار داد کی بدولت پاکستان کے عوام کو جمہوریت اور بنیادی حقوق حاصل ہیں۔

اختتامیہ:

قرار دادِ مقاصد نے دستور سازی کے سلسلے میں رہنمائی فراہم کی اور یہ پاکستان کی دستور سازی کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

سوال نمبر ۳۔ ۱۹۵۶ء کے آئین کی اہم دفعات بیان کریں۔

جواب: **تعارف:**

پاکستان ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا اور تقریباً آٹھ سال تک ملک کا کوئی دستور نہ بن سکا۔ سیاسی انتشار اور اقتدار کی جنگ اس اہم کام میں رکاوٹ بنی رہی۔ دوسری دستور ساز اسمبلی بالآخر آئین بنانے میں کامیاب ہوئی۔ پاکستان کے عوام نے اس آئین کا خیر مقدم کیا اس میں وفاقی پارلیمانی طرزِ حکومت رائج کیا گیا۔ یہ دستور ۲۳ / مارچ ۱۹۵۶ء کو چوہدری محمد علی کی وزارت عظمٰی میں لاگو کیا گیا اور ۷ / اکتوبر ۱۹۵۸ء تک نافذ العمل رہا۔

۱۹۵۶ء کے آئین کی اہم دفعات:

۱۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان:

اس آئین کی رو سے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا اور واضح طور پر بیان کیا گیا کہ اقتدارِ اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

۲۔ وفاقی پارلیمانی نظام:

عوام کے پرزور اصرار پر وفاقی پارلیمانی طرزِ حکومت رائج کیا گیا۔

۳۔ جمہوریت کا نفاذ:

جمہوریت ملک میں نافذ کی گئی۔ گورنر جنرل کی جگہ صدر کا عہدہ مقرر کیا گیا اور نمائندہ چننے کا بنیادی حق عوام کو دیا گیا۔

۴۔ اسلامی طرزِ زندگی کا نفاذ:

یہ آئین اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ لوگوں کو اپنی زندگیاں اسلامی قوانین کے مطابق گزارنے کے تمام مواقع فراہم کیئے جائیں گے

۵۔ اختیارات کی تقسیم:

مرکز اور صوبوں میں اختیارات کی تقسیم کی گئی۔

۶۔ آزاد عدلیہ:

آئین میں اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ عدلیہ مکمل طور پر آزاد ہوگی اور کوئی بھی شخص قانون سے بالاتر نہیں ہوگا۔

۷۔ بنیادی حقوق کا تحفظ:

آئین میں اس بات کی بھی ضمانت دی گئی کہ شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

۸۔ **سربراہ مملکت مسلمان:**

آئین میں یہ بات واضح کی گئی کہ سربراہ مملکت لازمی طور پر مسلمان ہوگا۔

۹۔ **اسلامی قوانین کا نفاذ:**

آئین میں اس بات کی بھی ضمانت دی گئی کہ اسلامی قوانین کے منافی کوئی قانون نافذ العمل نہ ہوگا۔

۱۰۔ **اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:**

اقلیتوں کے تمام حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

۱۱۔ **قومی زبان:**

اردو اور بنگالی کو پاکستان کی قومی زبانوں کی حیثیت سے متعرف کروایا گیا۔

۱۲۔ **تحریری آئین:**

یہ آئین تحریری شکل میں ہے۔

اختتامیہ:

۱۹۵۶ء کا آئین اسلامی جمہوری آئین تھا جو نو سال کی کوششوں کے بعد نافذ العمل ہوا۔ اس کی ناکامی کے بہت سے اسباب تھے۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں جنرل محمد ایوب خان نے آئین کو کالعدم قرار دے کر مارشل لاء نافذ کر دیا۔ جنرل محمد ایوب خان نے صدر اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال کر ملک کو ایک مرتبہ پھر آئین سے محروم کر دیا۔

سوال نمبر۴۔ ۱۹۶۲ء کے آئین کی اہم دفعات لکھیں۔

جواب: تعارف:

۲۷/اکتوبر ۱۹۵۸ء کو جنرل محمد ایوب خان نے عہدہ سنبھالا اور ایک آئین ساز کمیشن بنایا۔ اس کمیشن کی سفارشات کی وجہ سے ۸/جون ۱۹۶۲ء کو نیا قانون نافذ ہوا اور ملک میں مارشل لاء کا خاتمہ ہوا۔ اس آئین میں صدارتی نظام حکومت کو ترجیح دی گئی۔ تاکہ جنرل ایوب خان کی صدارت کا تحفظ کیا جا سکے۔ ضمنی طریقہ انتخاب متعارف کروایا گیا۔ یہ آئین لوگوں میں مقبولیت حاصل نہ کر سکا۔

۱۹۶۲ء کے آئین کی اہم دفعات:

i- **تحریری آئین:**

یہ آئین تحریری تھا جو کہ ۲۵۰ دفعات اور پانچ گوشواروں پر مشتمل تھا۔

ii- **قرارداد مقاصد:**

حکومت کو اسلامی طرز پر چلانے کے لیئے قرارداد مقاصد کو آئین کا لازمی جز بنایا گیا۔

iii- **اسلامی جمہوریہ:**

ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

iv- **اسلامی قوانین کا نفاذ:**

اس بات کی ضمانت دی گئی کہ اسلام کے منافی تمام قوانین کا خاتمہ کیا جائے گا۔

v- وفاقی صدارتی نظام حکومت:

پارلیمانی نظام کی جگہ وفاقی صدارتی نظام متعرف کروایا گیا۔صدر کے پاس تمام اختیارات تھے۔

vi- صدارتی اختیارات:

تمام اختیارات صرف اور صرف صدر کے پاس رکھے گئے۔

vii- ضمنی طریقہ انتخابات:

ایسا طریقہ انتخابات نافذ کیا گیا جس کے مطابق لوگ اپنا نمائندہ نہیں چن سکتے۔

viii- بنیادی حقوق کا تحفظ:

لوگوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ فراہم کیا گیا لیکن آزادئ اظہار کا حق اُن سے چھین لیا گیا۔

ix- آزادعدلیہ:

عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔

x- اسلامی مشاورتی کونسل:

اسلامی قوانین کے متعلق رہنمائی کرنے کے لیئے ایک اسلامی مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔

xi- ایک ایوانی قانون ساز مجلس:

ایک ایوانی قانون ساز مجلس کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۱۹۶۲ء کی ناکامی کے اسباب:

۱۹۶۸ ۔ ۶۹ء میں ملک کی سیاسی جماعتوں نے ایوب خان کی سخت مخالفت شروع کر دی جس کے نتیجے میں ایوب خان کو استعفیٰ دینا پڑا اور اس کے اختیارات جنرل یحیٰ خان کے پاس آ گئے۔جنرل یحیٰ نے ۱۹۶۲ء کے آئین کو کالعدم قرار دے کر مارشل لاء نافذ کر دیا۔ اسطرح سات سال نافذ العمل رہنے کے بعد ۱۹۶۲ء کے آئین کا خاتمہ ہوا۔

سوال نمبر ۵۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی اہم دفعات بیان کریں۔نوٹ (۲۰۱۲) (۲۰۱۱) (۲۰۱۰) (۲۰۱۳)

جواب: تعارف:

۱۹۶۲ء کے آئین کے کالعدم ہونے کے بعد ملک ایک دفعہ پھر بغیر آئین کے تھا۔ ۱۹۷۰ء میں عام انتخابات کے نتیجے میں عوامی لیگ کے شیخ مجیب الرحمٰن کو اکثریت حاصل ہوئی لیکن حکومت ان کے حوالے نہ کی گئی جس کے نتیجے میں بنگالی عوام نے زبردست تحریک چلائی اور مشرقی پاکستان ہم سے جدا ہو گیا۔

مغربی پاکستان میں حکومت ذوالفقار علی بھٹو کو سونپی گئی انہوں نے ایک سال کی قلیل مدت میں ملک کو ایک مکمل آئین دیا جو ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء کو نافذ العمل ہوا۔

۱۹۷۳ء کے آئین کی اہم دفعات:

-i اسلامی آئین:

یہ ایک مکمل اسلامی آئین تھا۔ جس میں اقتدار اعلیٰ صرف اور صرف اللہ کو سونپا گیا اور اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔

-ii قرارداد مقاصد:

قرارداد مقاصد کو آئین کی بنیاد بنایا گیا۔

-iii اسلامی جمہوریہ:

ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

-iv مسلمان کی تعریف:

دستور میں مسلمان کی تعریف کی گئی کہ جو شخص خدا کی وحدانیت اور پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ پر خدا کے آخری نبی کی حیثیت سے مکمل یقین رکھتا ہے آئین کی رو سے مسلمان تصور کیا جائے گا۔

-v صدر اور وزیراعظم کا مسلمان ہونا:

آئین میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ ملک کا صدر اور وزیراعظم ہمیشہ مسلمان ہوگا اور کوئی غیر مسلم ان عہدوں پر فائز نہیں ہوسکتا۔

-vi وفاقی پارلیمانی طرز حکومت:

وفاقی پارلیمانی طرز حکومت رائج کیا گیا۔ اختیارات مرکز اور صوبوں کے درمیان بانٹے گئے۔

-vii دو ایوانی قانون ساز مجلس:

دو ایوانی قانون ساز مجلس جو کہ سینٹ اور قومی اسمبلی پر مشتمل تھی اس کا نفاذ کیا گیا۔

-viii صوبائی خودمختاری:

صوبوں کو مکمل طور پر خودمختار قرار دیا گیا۔

-ix بنیادی حقوق کا تحفظ

عوام کو تمام بنیادی حقوق کے تحفظ کی فراہمی کی ضمانت دی گئی۔

-x اسلامی نظریاتی کونسل:

ایک اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا جو کہ حکومت کو اسلامی تعلیمات کے مطابق رہنمائی فراہم کرے گی۔ اس کے عہدیداران صدر منتخب کریں گے۔

-xi اردو سرکاری زبان:

قوم کے اتحاد کے لیئے اردو کو سرکاری زبان قرار دیا گیا۔

-xii براہ راست انتخابات:

ووٹ کا حق تمام شہریوں کو دیا گیا یعنی براہ راست طریقہ انتخابات متعارف کروایا گیا۔

xiii- آزاد عدلیہ:

عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔

xiv- اقلیتوں کے حقوق:

اقلیتوں کے حقوق کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کی ضمانت دی گئی۔

xv- اسلامی طرزِ زندگی:

اس آئین میں ضمانت دی گئی کہ حکومت لوگوں کو اپنی زندگیاں اسلامی قوانین کے مطابق گزارنے کی ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے گی۔

xvi- معاشرتی عدل کی حمایت اور برائیوں کا خاتمہ:

آئین میں اس بات کی ضمانت دی گئی کہ حکومت معاشرتی عدل کو عام کرنے کے لیئے ہر ممکن اقدام کرے گی اور جوئے، زنا جیسے معاشرتی علتوں کا خاتمہ کرے گی۔

xvii- قرآنی تعلیم:

اسلامیات اور قرآن کی تعلیم اسکولوں میں لازمی قرار دی گئی۔

xviii- مسلم دنیا سے تعلقات:

آئین میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ حکومت مسلم دنیا کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کے لیئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

xix- قرآن کی اشاعت:

اس بات کا بھی آئین میں اعادہ کیا گیا کہ حکومت قرآن کی غلطیوں سے پاک اشاعت کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

xx- حلف برداری:

آئین میں اس بات کی ضمانت دی گئی کہ اسلامی نظریے کو قائم رکھنے کے لیئے تمام حکومتی عہدیداروں سے حلف لیا جائے گا۔

xxi- احمدی۔غیر مسلم اقلیت:

قادیانیت یا احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

اختتامیہ:

۱۹۷۳ء کے آئین میں آئین کو بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ یہ پاکستان کا موجودہ آئین بھی ہے۔ ہر پاکستانی پر اس کی حفاظت اور اس سے وفاداری فرض ہے۔ یہ آئین بھی جنرل ضیاء الحق اور جنرل پرویز مشرف نے کالعدم قرار دیا۔

سوال نمبر۶۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی اسلامی دفعات بیان کریں۔

جواب: ۱۹۷۳ء کے آئین میں بہت سی اسلامی دفعات نافذ کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسلامی آئین:

یہ ایک مکمل اسلامی آئین تھا جس میں اقتدارِ اعلیٰ صرف اللہ کے پاس ہونے کا اقرار کیا گیا اور اسلام کو ملک کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔

قرارداد مقاصد:

قرارداد مقاصد جو کہ مکمل طور سے ایک اسلامی قرارداد تھی اسے اس آئین کی بنیاد قرار دیا گیا۔

اسلامی جمہوریہ:

ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

مسلمان کی تعریف:

دستور میں مسلمان کی تعریف کی گئی کہ جو شخص خدا کی وحدانیت اور پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ پر خدا کے آخری نبی کی حیثیت سے مکمل یقین رکھتا ہے آئین کی رو سے مسلمان تصور کیا جائے گا۔

صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا:

آئین میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ ملک کا صدر اور وزیر اعظم ہمیشہ مسلمان ہوگا اور کوئی غیر مسلم ان عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتا۔

اسلامی نظریاتی کونسل:

ایک اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا جو کہ حکومت کو اسلامی تعلیمات کے مطابق رہنمائی فراہم کرے گی۔ اس کے عہدیداران صدر منتخب کریں گے۔

اسلامی طرزِ زندگی:

اس آئین میں ضمانت دی گئی کہ حکومت لوگوں کو اپنی زندگیاں اسلامی قوانین کے مطابق گزارنے کی ہر ممکن سہولت فراہم کرے گی۔

قرآنی تعلیم:

اسلامیات اور قرآن کی تعلیم اسکولوں میں لازمی قرار دی گئی۔

مسلم دنیا سے تعلقات:

آئین میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ حکومت مسلم دنیا کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کے لیئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

قرآن کی اشاعت:

اس بات کا بھی آئین میں اعادہ کیا گیا کہ حکومت قرآن کی غلطیوں سے پاک اشاعت کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

حلف برداری:

آئین میں اس بات کی ضمانت دی گئی کہ اسلامی نظریے کو قائم رکھنے کے لیئے تمام حکومتی عہدیداروں سے حلف لیا جائے گا۔

احمدی۔ غیر مسلم اقلیت:

قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

سوال نمبر ۷۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات تفصیلاً بیان کریں۔

جواب: پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دو حصوں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی شکل میں معرض وجود میں آیا۔ اکثریت کی بنیاد پر پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد مغربی پاکستان کہلائے جبکہ مشرقی بنگال کو مشرقی پاکستان کہا گیا۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان مغربی پاکستان سے علیحدہ ہو گیا اور ایک آزاد ملک بنگلہ دیش کہلایا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی مندرجہ ذیل اہم وجوہات ہیں۔

۱۔ **جغرافیائی محل وقوع:**

نومولود وطن پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان خاصا فاصلہ تھا۔ یہ فاصلہ تقریباً ۱۶۰۰ سو کلومیٹرز زیادہ تھا۔ اور ان دونوں حصوں کے درمیان بھارت حائل تھا۔ اس فاصلے کی وجہ سے دونوں حصوں کے لوگوں کو قریب آنے کا موقع نہ مل سکا اور بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ انڈیا نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مشرقی پاکستان کے لوگوں کو مغربی پاکستان کے خلاف بھڑکایا۔

۲۔ **افسران کا رویہ:**

مغربی پاکستان کے افسران، مشرقی پاکستان کے افسران کی طرح دوستانہ رویہ نہ رکھتے تھے۔ اس سے بھی مغربی پاکستان کے لیئے نفرت پروان چڑھی۔ مشرقی پاکستان کے لوگوں کا خیال تھا کہ انہیں حکومت میں صحیح حصہ دار نہیں بنایا گیا۔

۳۔ **مارشل لاء:**

مشرقی پاکستان کے لوگ پارلیمانی نظام حکومت کے زبردست حامی تھے اور پے در پے مارشل لاء نے بھی ان کے دلوں میں نفرت کے جذبات کو ابھارا۔

۴۔ **زبان کا مسئلہ:**

چونکہ مشرقی پاکستان کے لوگ پاکستان کی کُل آبادی کا ۵۲ فیصد تھے اس لیئے وہ چاہتے تھے کہ بنگلہ کو سرکاری زبان قرار دیا جائے جبکہ مغربی پاکستان کے لوگ اردو کو سرکاری زبان قرار دینے کے حق میں تھے۔

۵۔ **صوبائی خودمختاری:**

بنگال کے لوگ صوبائی خودمختاری کا مطالبہ رکھتے تھے جو پورا نہ کیا گیا۔

۶۔ **شیخ مجیب کے چھ نکات:**

عوامی لیگ کے بنگالی رہنما شیخ مجیب الرحمٰن مشرقی پاکستان کے لیئے علیحدہ نظام چاہتے تھے جس کے لیئے انہوں نے چھ نکات پیش کیئے۔ مغربی پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے اس کی شدید مخالفت کی۔ اس رویے سے دلبرداشتہ ہو کر اس نے بھارت سے خفیہ تعلقات بڑھائے۔

۷۔ **ہندو اساتذہ کا رویہ:**

ہندو اساتذہ جو بڑی تعداد میں مشرقی پاکستان میں کام کر رہے تھے انہوں نے بھی نفرت کے جذبات بڑھانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

بین الاقوامی سازشیں:

کیونکہ پاکستان سب سے بڑا اسلامی ملک تھا اس لیئے امریکہ اور برطانیہ جیسی بڑی طاقتیں بھی بھارت کا پاکستان کے خلاف ساتھ دے رہی تھیں۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات:

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں شیخ مجیب کو مشرقی پاکستان میں اکثریت حاصل ہوئی لیکن وہ مغربی پاکستان میں ایک بھی نشست حاصل نہ کر سکا۔ اسی طرح ذوالفقار علی بھٹو مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب رہے جبکہ مشرقی پاکستان میں ایک بھی نشست حاصل نہ کر سکے۔ جس کے نتیجے میں حکومت کی رسہ کشی شروع ہوگئی۔ جب مجیب الرحمٰن کو حکومت نہ دی گئی تو اس نے مغربی پاکستان کی شدید مخالفت شروع کر دی۔

مشرقی پاکستان میں فوجی کاروائی:

۱۹۷۰ء کے انتخابات کے بعد جب مجیب الرحمٰن کو حکومت نہ دی گئی تو مشرقی پاکستان کے حالات خراب تر ہو گئے۔ عوامی لیگ کے خلاف فوجی کاروائی کی گئی جس سے بنگالیوں میں بھی مسلح جدوجہد کو بڑھاوا ملا۔

بھارت کا حملہ:

اس ساری صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارت نے دسمبر ۳/ ۱۹۷۱ء کو پاکستان پر حملہ کر دیا۔ کیونکہ مشرقی پاکستان میں فوجی کاروائی کی وجہ سے بہت سے بنگالی بھارت بھاگ گئے تھے اور شیخ مجیب نے ''مکتی باہنی'' کے نام سے نیم فوجی ادارہ شروع کر دیا تھا۔ لہذا بھارت نے دخل اندازی کی۔ جنگ ہوئی اور پاکستان کی فوج کو ہتھیار ڈالنا پڑے۔ پاکستانی فوج نے بھارت کے سامنے ۲۶/دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہتھیار ڈالے اور بالآخر بنگلہ دیش علیحدہ ہو گیا۔

پاکستان کا تسلیم کرنا:

بہت سارے ممالک نے بنگلہ دیش کو فوری طور پر تسلیم کر لیا لیکن پاکستانی عوام کے لیئے یہ ایک سانحہ تھا۔ بہر حال ۱۹۷۴ء میں دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس میں پاکستان نے بنگلہ دیش کو تسلیم کیا جس کے بعد سے دونوں ممالک میں دوستانہ مراسم قائم ہیں۔

سوال نمبر ۸۔ بحیثیت پاکستانی ہمیں پاکستان کی خوشحالی میں کیا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ (۲۰۱۲)

جواب: پاکستان اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا انعام ہے۔ یہ بہت سی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا۔ یہ تمام پاکستانیوں کا فرض ہے کہ اپنے وطن کی حفاظت کریں اور اس کی ترقی اور استحکام کے لیئے مل کر متحد ہو کر کام کریں۔ پاکستان کو مضبوط اور خوشحال بنانے کے لیئے مندرجہ ذیل اقدام ضروری ہیں۔

محنت:

قومی ترقی کے لیئے انتھک محنت کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیئے کہ ہر میپنے میں دل لگا کر محنت کریں اور پاکستان کو معاشی طور پر خود مختار بنائیں۔

اتحاد:

ہر پاکستانی کو قومی اتحاد کو بڑھاوا دینا چاہیئے۔ لسانیت سے پرہیز ضروری ہے۔

حب الوطنی:

ہر پاکستانی میں وطن سے محبت کا جذبہ ہونا چاہیئے۔ اور اپنے وطن کے لیئے جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

تعلیم کو فروغ:

تعلیم کے فروغ کے لیئے ہر ممکن اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

معاشرتی انصاف:

انصاف کا معاشرے میں بول بالا ہونا چاہیئے۔ کرپشن کے خاتمے کے لیئے بھرپور کوششیں کی جانی چاہیئں۔

خود انحصاری:

ہمیں خوب محنت کر کے اپنے وطن کو خود انحصاری کی سطح پر لانا چاہیئے۔

پاکستانی ہونے پر فخر:

پاکستان کی طویل جدوجہد آزادی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے پاکستانی ہونے پر بے انتہا فخر ہونا چاہیئے۔